Lesson 9: At-Tawbah (Ayaat 107- 116): Day 34

سُورَۃُ التَّوبَۃ کی تفسیر

سورۃ توبہ صرف سننے والی سورۃ نہیں ہے، جب تک انسان ساتھ ساتھ اپنے دل کی بات نہ کہتا رہے۔ اگر ہم اس سورۃ کو ایسے ہی جانے دیتے تو حق ادا نہ کرتے۔ بات اللہ کے ساتھ ڈیل کی ہے اور دنیا میں کسی کے ساتھ ڈیل چل رہی ہو تو مہینوں لگ جاتے ہیں، ہم نے دیکھ لیا خوب سوچ لیا، سبق میں بار بار اس کا ذکر آجانا اصل میں ہمیں خوب سوچنے کا موقع دے رہا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ ہر انسان کسی سے کہے بغیر اپنا محاسبہ کرتا ہے۔ جیسے دل خود بخود دھڑکتا رہتا ہے اسی طرح ہمارا دماغ سوچتا رہتا ہے، ہم جو بھی چیز باہر دیکھتے ہیں اس کا اپنے اندر اثر محسوس کرتے ہیں۔

جو Deal ہم نے اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ دیکھی، اس میں اللہ تعالی نے ہمیں خوبصورت چیزیں دیں۔ کیا میں نے اس Deal کو قبول کر لیا؟

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم سے صرف جان اور مال مانگا تھا، کیونکہ جان اور مال میں سب کچھ آجاتا ہے، حتیٰ کہ اولاد بھی اور سب پیارے بھی۔ انسان کو بہت ساری Options دی جائیں تو انسان پہلے اپنی جان مانگے گا اور پھر مال۔

۔۔۔اللہ تعالی نے یقین دِلا دیا کہ یہ ہو گا۔ اگر تم نے یہ نہ بیچا تو یہ خراب ہو جائے گا۔ پھر انسان سوچے گا کہ کاش میں نے اسے دنیا میں ہی بیچ دیا ہوتا۔ میں نے بکنا تو ہے کیوں نہ آج خود کو ہی کیش کروا دوں۔ جتنا بندہ دنیا میں خود کو اللہ کے راستے میں لگائے گا اتنی موت آسان ہو گی۔ جو لوگ اللہ کے راستہ میں نہیں بکتے ان کی موت بڑی سخت ہوتی ہے۔

۔۔۔مومنین جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اور پھر قتل بھی کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔اللہ کی راستے میں قتال کے لیے جب انسان نکلتا ہے، جب جان نکلتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے شہید کو جان نکلتے وقت صرف چونٹی کے کاٹنے کی تکلیف ہوتی ہے۔

شہید کو موت کے وقت تکلیف نہیں ہوتی۔اللہ کہتا ہے کہ اتنے پیار سے ان کی روح کو بدن سے نکالوں گا۔سورۃ واقعہ میں ہم پڑھیں گے کہ فرشتہ پھولوں کے گلدستے سامنے کرتے ہوئے خوشبو سنگھاتے ہوئے جان نکالیں گے۔قبر کا عذاب: حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شہید کو عذاب قبر نہیں ہوتا۔شہید کی روح قبر کا وقت جنت میں برزخ کی طرح گزارتی ہے۔

۔۔۔جب بھی کوئی سودا، ڈیل کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ References Note کیا کرو۔زبانی کلامی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔اللہ تعالی نے تورات اور انجیل کا قرآن کے ساتھ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ یہ سب اپنے وقت کی بہترین کتابیں تھیں، لیکن جب قرآن آ گیا تو بات پوری ہوئی۔یعنی آج تمہیں یہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں نہیں بھی مل رہی لیکن یہ بات قرآن میں لکھی ہوئی ملتی ہے۔

۔۔اللہ سے زیادہ کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے اس میں ایک بات کی رغبت دلائی گئی ہے Please Trust Me!! تم کیوں Hesitate کر رہے ہو کیوں اتنا جھجک اور ہچکچا رہے ہو؟ تم کیوں اس طرح سوچتے ہو؟ تم آؤ تو سہی پھر دیکھو اللہ تعالی تمہارے لیے کتنے دروازے کھول دیتا ہے۔

پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جس کا سودا تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔۔۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ نے ڈیل اپنی طرف سے پکی کر دی۔ اللہ ہمیں عزت بخش رہا ہے بک جاؤ گے تو تمہاری قدر ہو گی نہیں بکو گے تو خوشیاں تمہاری زندگی میں نہیں آئیں گی۔

جب ایک بندہ خود کو اللہ کے ہاتھوں میں بیچنا چاہتا ہے تو ہر دن اپنا تزکیہ کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سنوارتا ہے کیوں کہ ردی اور بے کار چیزوں کو انسان ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر انسان اپنی عادتوں کا تزکیہ کرتا ہے۔ جب اللہ کے ہاتھوں میں بکنا ہے تو Purify کرنا ہو گا۔

امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ میں اس نفسِ نفیس کا سودا اپنے رب سے کرتا ہوں ساری کائنات میں اس کا کوئی معاوضہ ہو ہی نہیں سکتا۔

۔۔ اس سے خوبصورت اور کوئی سودا ہو گا نہیں، یہ وہ سودا ہے جو تم نے اپنے رب سے کیا ہے۔

اسی سے لفظ بیعت بھی ہے۔ اسی آیت کو بعض لوگ کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ کے موقع پر نازل ہوئی ۔ پوری سورۃ مدنی ہے لیکن یہ آیت مکی ہے۔ کسی سورۃ کو مکی یا مدنی کب کہتے ہیں جب اس میں کثیر آیات اس موقع کی ہو۔ یہ آیت اس دور کی ہے جب انہوں نے اللہ کے نبی کے ساتھ بیعت کی تھی اور جن لوگوں نے آپ کو مدینہ منورہ بلایا تھا۔ آپؐ نے ان سے کھل کر بات کی تھی کہ دیکھو لے کر تو جارہے ہو کیا اس کے تقاضے پورے کر سکو گے؟ مشکل میں تو نہیں پڑو گے؟ اور اس موقع پر حضرت عباس جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن اس بیعت پر گواہ کے طور پر حاضر تھے انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا ہاں اس محمدؐ سے ہماری جنگ ہے لیکن ہم نے اسے نکالا نہیں ہوا۔ یہ ہمارا خون ہے۔ اگر اس کو جا کر چھوڑ دینا ہے تو آج ہی چھوڑ دو۔

بعض کہتے تھے کہ **بَايَعْتُمْ** میں بیت عقبہ کی بات ہے جو صحابہؓ کے ساتھ اللہ کے نبیؐ نے کی اور اس وقت صحابہؓ نے یہ بات کہی تھی کہ ہم اپنی جان پر کھیل کر اللہ کے نبیؐ کی عزت اور حفاظت کریں گے۔ حتیٰ کہ ہم اپنی عورتوں اور بچوں سے زیادہ آپ کا دفاع کریں گے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ توبہ کرنے والے، کرنے والے کو پہلے توبہ کرنا پڑے گی۔ توبہ کون کرتا ہے جس سے پہلے کوئی گناہ ہوا تھا۔ اللہ سے سودا کرنے والے سے پچھلی زندگی میں بڑے بڑے گناہ بھی ہو سکتے ہیں۔

نبیوں کی مثالیں دیکھ لیں حضرت آدمؑ نے درخت کا پھل چکھ لیا نبوّت سے پہلے، حضرت موسیٰؑ سے قتل ہو گیا قتل خطا تھا، اللہ کے ہاتھوں بکنے کے لیے گناہ پروف ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن شرط ہے کہ توبہ کرلے اپنے گناہوں سے معافی مانگ لے۔ پچھلی زندگی کے گناہوں سے معافی۔

اَلْعٰبِدُوْنَ بندگی والے، عبادت گزار۔ یہ بندہ اپنے آپ کو اللہ کے ہاتھوں بیچتا ہے۔ جب تک میں خود کو اللہ کی بندی نہیں سمجھوں گی میں رب کو اپنا رب نہیں سمجھوں گی۔

بندگی عاجزی: **اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** اکڑتے نہیں ہیں، اکڑے ہوئے گردن والے لوگ اللہ کے ہاتھوں نہیں بکتے۔

عبدون۔ خود کو بڑی چیز مت سمجھو۔

اللہ کے ہاتھوں بِکنا ہے تو خود کو چھوٹی چیز سمجھے۔

الْحٰمِدُوْنَ تعریفیں کرنے والے اللہ کے گُن گانے والے، ان کی زبانیں ہر وقت الحمدُللہ، سبحان اللہ، ماشااللہ، انشااللہ کرتی ہیں۔

السَّآئِحُوْنَ گردش کرنے والے۔ سیاحت کرنا۔ اللہ کے راستے میں نکلنے والے۔

اللہ کے راستے میں نکلنے سے یہاں کیا مراد ہے:

1. اللہ کا دین سیکھنے کے لیے، جتنا اللہ کا دین سیکھتا ہے اتنا اللہ کے راستہ میں بکنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔
2. اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی جدّوجہد میں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔
3. اللہ کے دین کے راستہ کی ہر وہ رکاوٹ دور کرنا جو انسان کو اللہ کے راستے کی طرف بھاگنے سے روکے۔
4. جہاد کے لیے بھاگنے والے۔
5. حج اور عمرہ کے لیے نکلنا۔ نیک مقاصد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے۔
6. رزق حلال کی تلاش میں سرگرداں لوگ۔ (۔۔سچے تاجر قیامت کے دن نبیوں کے ساتھ ہوں گے۔ اللہ نے ان کا درجہ آگے کر دیا۔)
7. کائنات پر غور و فکر۔ آثار قیامت۔

اللہ کے راستہ میں نکلنے کے اتنے مختلف راستے ہیں۔ میری دوڑ دھوپ کس طرف ہے؟

اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کو نکلنا۔۔ دنیا اور دنیا میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

وہ قدم جو اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ نے ان قدموں پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔

الرّٰكِعُوْنَ رکوع کرنے والے، عاجزی

السّٰجِدُوْنَ سجدہ کرنے والے،

جب رکوع کرتے ہیں تو۔۔۔

سجدہ میں صرف رب دکھتا ہے۔

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اب آپ نیکی کا حکم دینے والے بنیں گے۔

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ بدی سے روکنے والے بنیں گے۔

وَالْحٰـفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے،

دین کے کام کے دو درجے ہوتے ہیں؛

1) اپنی ذات کو ٹھیک کرنا۔

2) پھر نبیوں والے کام کرتے ہیں۔

اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، ایمان والا اللہ کی حدود کی حفاظت کیسے کرتا ہے؟

1. محتاط زندگی بسر کرتا ہے۔ خوشیوں میں بہکتا نہیں۔

مومن کی زندگی میں دو مقامات:

i. اللہ بھی خوش، بندہ بھی خوش۔

ii. بندہ ناخوش، اللہ پھر بھی خوش۔

iii. بندہ خوش ہے، لیکن اللہ کو اس پر غصہ آرہا ہے۔(یہ کیفیت بندۂ مومن پر کبھی نہیں آتی)۔

بعض دفعہ لوگوں کی زندگی میں رب کی ناراضگی کا موقع آتا ہے تو وہ معافی مانگ کر کے واپس آجاتے ہیں۔ ہم اکیلے نہیں ہیں ہمارے ساتھ دنیا لگی ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوش خبری دے دو۔

ہم کیوں نہیں اللہ کے ہاتھوں میں بکتے؟ دنیا طالوت کی نہر کی طرح ہے۔جو بندہ یہاں سے ایک چلو بھر پانی لے کر گزرے گا وہ آگے جا کر کامیاب ہو گا۔ لیکن جس نے اس دنیا کی نہر سے پیٹ بھر کر پانی پی لیا تو اس کی پھر ہمت جواب دے دیتی ہے۔

یہ دنیا شراب کی طرح ہے، جتنا پیو اتنی پیاس لگتی ہے۔اس دنیا میں بس گُزارہ کر کے وقت گزار جائیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾

پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔﴿۱۱۳﴾

بخاری کی روایت میں آتا ہے کہ یہ آیت نبیؐ کے چچا ابو طالب کی موت کے وقت نازل ہوئی۔ نبیؐ ان کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اللہ تعالی میرے چچا کو ہدایت دے دے قریب تھا کہ ابو طالب ایمان قبول کر لیتے۔ وہاں اس وقت ابو جہل موجود تھے بولے؛اے ابو طالب کیا تو مرتے مرتے باپ دادا کے دین سے پھر جائے گا؟ اس پر اس نے کہا میں تو عبد المطلب کے دین پر ہوں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ)اے محمد ﷺ) تم جس کو دوست رکھتے ہو اُسے ہدایت نہیں دے سکتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کے لیے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو اجازت نہیں ملی۔

رسولؐ نے اپنی مشرک قوم کی مغفرت کی دعا فرمائی تھی۔۔۔اے اللہ میری اس قوم کو معاف کر دے یہ بے علم ہے اس کی مغفرت کر دے۔

زندگی میں مشرک کے لیے دعائیں کی جاسکتی ہیں لیکن جب کسی کا شرک پر مرنا ثابت ہو اس کے لیے دعا نہیں کی جاسکتی۔

اللہ کے ہاتھ بکے ہوئے شخص ابراھیمؑ کی مثال۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾

اور ابراہیم [علیہ السلام] کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی ابراہیم [علیہ السلام] بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔ (114)

حضرت ابراھیمؑ کو جب ان کے باپ نے گھر سے نکالا تھا تو جاتے ہوئے انہوں نے ایک وعدہ کیا تھا کہ اباجی میں آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔ ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لیے صرف ایک وعدے سے تھا جس کا وعدہ ہو چکا تھا لیکن جب اِن پر کھل گیا کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ فوراً بیزار ہو گئے۔

لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے »أَوَّاهٌ« کا مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا

رونے دھونے والا،

اللہ تعالٰی کے سامنے گریہ وزاری کرنے والا۔

ابن مسعود فرماتے ہیں بہت ہی رحم کرنے والا،

مخلوق رب کے ساتھ نرمی اور سلوک اور مہربانی کرنے والا۔

ابن عباس کا قول ہے پورے یقین والا۔

سچے ایمان والا، توبہ کرنے والا،

حبشی زبان میں » أَوَّاهٌ « مومن اور موقن یقین و ایمان والے کو کہتے ہیں۔

»أَوَّاهٌ« سے مراد تسبیح پڑھنے والا۔ ضحیٰ کی نماز پڑھنے والا۔ اپنے گناہوں کی یاد آنے پر استغفار کرنے والا۔ اللہ کے دین کی حفاظت کرنے والا۔ رب سے ڈرنے والا۔ پوشیدہ اگر کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ کرنے والا بھی مروی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بکثرت یاد کرتا ہے اور اللہ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ »أَوَّاهٌ« ہے۔ ابن جریر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کو دفن کرکے فرمایا یقیناً تو »أَوَّاهٌ« یعنی بکثرت تلاوت کلام اللہ شریف کرنے والا تھا۔ اور روایت میں ہے کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے اپنی دعا میں »أَوَّاهٌ« »أَوَّاهٌ« کر رہا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن میں شامل تھے چونکہ رات کا وقت تھا اس لیے آپ کے ساتھ چراغ بھی تھا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کرکے بعد میں گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلادے جن سے وہ بچیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (115)

ان لوگوں کو جنہوں نے اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے اپنے مشرک رشتہ داروں کے لیے دعا کر دی تھی ان کو اللہ تعالی کہتے ہیں جو کام تم پہلے کر چکے ان پر کوئی حجت نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِ وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾

بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے، اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔ (116)

زندگی اور موت کا خزانہ للہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

میری لئے بہترین کام یہی ہے کہ اللہ کے ہاتھوں بک جاؤں۔